



تمتع کی آیت نازل ہوئی یعنی حج تمتع کی، رسول اللہ ﷺ نے میں اس کا حکم دیا اور پھر حج تمتع کی منسوخی پر کوئی آیت نازل نہیں ہوئی اور نہ ہی رسول اللہ ﷺ نے مرتبہ دم تک اس سے منع فرمایا

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتا ہے: کتاب اللہ میں حج تمتع کے بارے میں آیت نازل ہوئی مگر نہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تمتع کیا اور قرآن میں اس کی حرمت اور ممانعت کی کوئی دلیل نازل نہ ہوئی یہاں تک کہ آپ ﷺ فوت ہو گئے صرف ایک صاحب ہیں جو اپنی رائے علیحدہ رکھتے ہیں امام بخاری رحمہ اللہ علیہ فرماتا ہے: یہ صاحب عمر رضی اللہ عنہ ہیں اور دوسری روایت میں ہے: تمتع کی آیت نازل ہوئی یعنی حج تمتع کی، رسول اللہ ﷺ نے اس کا حکم دیا اور پھر کوئی ایسی آیت بھی نازل نہیں ہوئی جو حج تمتع کے حکم کو منسوخ کرتی ہے اور نہ ہی رسول اللہ ﷺ نے دم تک اس سے منع کیا تھا (بخاری ومسلم میں اس معنی کی حدیث موجود ہے)

[صحیح] [اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے - متفق علیہ]

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ عمر کے ساتھ حج (حج تمتع) کرنے کے بارے میں ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے: میں اس کو کتاب اللہ اور سنت رسول میں مشروع قرار دیا گیا ہے کتاب اللہ میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: {فمن تمتع بالعمرة إلى الحج فما استيسر من الهدى}. ”جو شخص عمر سے لے کر حج تک تمتع کرے پس اسے جو قربانی میسر ہو اسے کر ڈالو“ جب کہ سنت یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حج تمتع کیا، اس کو برقرار رکھا، قرآن میں اس کی حرمت پر کوئی چیز نازل نہیں ہوئی اور نہ ہی رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ دنیا سے چلا گئے اور یہ حکم باقی رہا اس کو منسوخ نہیں کیا گیا تو پھر ایک آدمی اپنی رائے سے (ممانعت کی بات) کیسے کہہ سکتا اور اس سے (کیسے) روک سکتا ہے؟ اس سے ان کا اشارہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی طرف تھا جنہوں نے ایام حج میں اپنی اجتہاد سے اس سے منع کر دیا تھا تاکہ پورے سال زائرین بیت اللہ کثرت سے آتے رہیں، اس لیے کہ ان ایام میں جس تعداد میں لوگ جمع ہوتے ہیں موسم حج کے علاوہ اس طرح نہیں آتے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا منع کرنا بطور تحریم یا کتاب و سنت پر عمل کو ترک کرتے ہوئے نہیں تھا بلکہ عمومی مصلحت کا خیال کرتے ہوئے عارضی طور پر منع کر دیا تھا

<https://sunnah.global/hadeeth/ur/show/3067>